سرکار کی صورت سے اگر پیار ہے تم کو
اگر ڈاڑھی کے رکھ لینے سے چہرہ بدنما لگتا

رخسار پہ سنت کو سجا کیوں نہیں لیتے
تو پھر ڈاڑھی میرے سرکار ﷺ کی سنت نہیں ہوتی

اصلی زینت

تالیف

حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب

خلیفۂ مجاز

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب

تلمیذ رشید

حضرت اقدس مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی

مردوں کے بالوں کے احکام	عورتوں کے بالوں کے احکام
بالوں کو رنگنے کے احکام	مصنوعی بالوں کے احکام
بالوں کی زینت کے احکام	بھنوؤں، پلکوں اور دیگر بالوں کے احکام

ناشر
جامعہ خلفائے راشدین
مدنی کالونی، گریکس ماری پور، ہاکس بے روڈ، کراچی
فون: 021-38259811 موبائل: 0333-2226051

ڈاڑھی کی فریاد

ہر روز بس اِک قتل نیا میرے لیے ہے
کس جرم کی آخر یہ سزا میرے لیے ہے

گو رہتی تھی عزت سے میں چہرے پہ نبی کے
اُمت کا مگر جور وجفا میرے لیے ہے

آلام و مصائب سے گذرتی ہوں میں کیا کیا
کیا کیا اے خدا کرب و بلا میرے لیے ہے

عملاً نہیں کرتے ہیں مجھے چہرے پہ برداشت
گولب پہ بہت مدح وثنا میرے لیے ہے

دنیا میں ہر اِک چیز کو ہے زندگی کا حق
افسوس فقط ایک فنا میرے لیے ہے

ہر شیو سے ہستی میری مٹ جاتی ہے یکسر
ہرروز بس اِک قتل نیا میرے لیے ہے

از: شیخ الحدیث حضرت مولانا منصور ناصر صاحب زید مجدہم
خلیفہ مجاز: عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب زید مجدہم

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
(۱)	ڈاڑھی کا حکم..................	۵
(۲)	ریش بچہ اور اس کے دائیں بائیں بالوں کا حکم..................	۸
(۳)	حلق کے بالوں کا حکم..........	۸
(۴)	ڈاڑھی چڑھانا.............	۹
(۵)	ڈاڑھی کو ایسے مونڈنا کہ دوبارہ نہ اگ سکے..................	۹
(۶)	مونچھوں کا حکم..............	۹
(۷)	سر کے بالوں کی جائز صورتیں...	۱۰
(۸)	نومولود بچے کا سر مونڈنا	۱۱
(۹)	عورتوں کا سر کے اوپر جوڑا باندھنا	۱۲
(۱۰)	چھوٹی بچیوں کی پونی بنانا.......	۱۲
(۱۱)	گدی پر جوڑا باندھنا..........	۱۲
(۱۲)	مردوں کا جوڑا باندھنا..........	۱۲
(۱۳)	عورتوں کے لیے مینڈھیاں رکھنا.	۱۲
(۱۴)	مردوں کے لیے مینڈھیاں رکھنا.	۱۳
(۱۵)	بالوں میں مانگ نکالنا..........	۱۳
(۱۶)	ہاتھی دانت کی کنگھی استعمال کرنا.	۱۳
(۱۷)	مانگ میں سندور بھرنا اور بندی لگانا	۱۴
(۱۸)	بالوں کو سنوارنا..............	۱۴
(۱۹)	بالوں میں خوشبو لگانا............	۱۵
(۲۰)	عورت کا بال چھوٹے کرانا.......	۱۵
(۲۱)	چھوٹی بچیوں کے بال کاٹنا.......	۱۵
(۲۲)	عورت کے لیے دوسر والے بال کاٹنا.	۱۶
(۲۳)	بال بڑھانے کے لیے کاٹنا.......	۱۶
(۲۴)	سامنے سے بال چھوٹے کرانا...	۱۷
(۲۵)	عورت کے لیے سر مونڈوانا.......	۱۷
(۲۶)	بوجہ عذر عورت کا سر منڈانا.......	۱۷
(۲۷)	مرد کے لیے بہت لمبے بال رکھنا.	۱۷
(۲۸)	گردن کے بالوں کا حکم..........	۱۸
(۲۹)	مصنوعی بال (وگ) لگانا..........	۱۸
(۳۰)	بالوں کی پیوندکاری..............	۱۹
(۳۱)	مصنوعی بالوں پر مسح کا حکم.......	۱۹
(۳۲)	پراندے کا استعمال..............	۲۰
(۳۳)	بالوں میں کلپ وغیرہ لگانا.......	۲۰
(۳۴)	بالوں پر مہندی (خضاب) لگانا.	۲۰
(۳۵)	بالوں پر سیاہ خضاب لگانا.......	۲۱
(۳۶)	جوان آدمی کا سفید بال چننا یا سیاہ رنگ لگانا..................	۲۱
(۳۷)	بالوں پر مختلف رنگوں کا استعمال	۲۲
(۳۸)	مرد کے لیے ہاتھ، پاؤں اور بالوں میں مہندی لگانا..........	۲۲
(۳۹)	مہندی سے ہاتھوں پر ڈیزائن بنانا	۲۲
(۴۰)	بالوں میں تیل لگانا............	۲۵
(۴۱)	عورت کے لیے چہرے کے بال صاف کرنا..................	۲۶
(۴۲)	عورت کا چہرے پر بلیچ کریم لگانا.	۲۶
(۴۳)	عورت کے لیے ابرو بنانا.......	۲۶
(۴۴)	ابروؤں کے درمیان بالوں کا حکم..	۲۷
(۴۵)	مصنوعی پلکوں کا حکم..........	۲۷
(۴۶)	مصنوعی ناخن کا حکم............	۲۷
(۴۷)	دانتوں کو گھسانا اور جسم کو گدوانا...	۲۸
(۴۸)	عورت کے ٹوٹے ہوئے بال اور ناخن کا حکم..................	۲۸
(۴۹)	زیر ناف بال صاف کرنے کی حدود..	۲۸
(۵۰)	زیر ناف بال صاف کرنے کے لیے پاؤڈر کا استعمال..........	۲۹
(۵۱)	زیر ناف بال صاف کرنے سے عاجز کا حکم..................	۲۹
(۵۲)	زیر بغل بالوں کا حکم..........	۲۹
(۵۳)	سینہ و پشت کے بال صاف کرنا..	۲۹
(۵۴)	ٹانگوں اور بازوؤں کے بال صاف کرنا..................	۳۰
(۵۵)	ناک کے بالوں کا حکم..........	۳۰
(۵۶)	چالیس دن میں بال و ناخن کاٹنا واجب ہے..................	۳۰
(۵۷)	عشرہ ذی الحجہ میں بال اور ناخن کاٹنا	۳۰
(۵۸)	کٹے ہوئے بالوں اور ناخنوں کو دفنانا	۳۱
(۵۹)	حالتِ جنابت میں بال، ناخن کاٹنا	۳۱
(۵۰)	خنزیر کے بالوں سے بنا ہوا برش استعمال کرنا..................	۳۱
(۶۰)	میت کے بال اور ناخن کاٹنا.....	۳۱
(۶۱)	انسانی بالوں کی خرید و فروخت...	۳۲

حضرۃ مولانا مفتی **احمد ممتاز** صاحب دامت برکاتہم

سے فون پر مسائل پوچھنے کے اوقات

صبح 11:30 تا 12:30

دوپہر 03:00 تا 05:00،

اور بعد عشاء 09:30 تا 10:30

رابطہ نمبر : **0333-2226051**

مُقدّمۃ

نحمده و نصلي على رسوله الكريم اما بعد ! فأعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم و ذروا ظاهر الاثم و باطنه (القرآن الكريم)

اللہ تعالی نے بندے کوظاہری اور باطنی دونوں گناہوں سے بچنے کا حکم دیا ہے،اور آپ ﷺ نے بھی فرمایا: **كل أمتي معافي الا المجاهرين (بخاری)** کہ میری پوری امت لائق عفو ہے البتہ جوظاہری گناہ کرتے ہیں وہ لائق عفونہیں۔

چونکہ بالوں کا تعلق بھی ظاہر سے ہے اگر جسم کے بالوں کوخلافِ شرع بنایا گیا تو مندرجہ بالا آیت وحدیث کے مطابق بندہ گناہ اور معصیت کا مرتکب ہوا اور معصیت بھی ایسی جس کوحدیث شریف میں ناقابل معافی جرم قرار دیا گیا ہے۔

اگر شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے بال بنائے جائیں تو گناہ سے حفاظت بھی ہوگی اور باری تعالی کے ارشاد ﴿ **خذوا زينتكم عند كل مسجد** ﴾ پرعمل کی وجہ سے اللہ تعالی کی نظر میں آپ حسین اور مزین ہوں گے اور ظاہراً دیکھنے میں بھی اچھے لگیں گے کیونکہ اللہ تعالی نے اپنے بندوں کے لئے جو وضع قطع متعین اور مشروع کیا ہے اسی میں بندے کا حسن وجمال ہے، دیکھئے ڈاڑھی کے حسن کو بتلاتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا فرمایا کہ اللہ تعالی نے فرشتوں کی ایک بڑی جماعت پیدا فرما کر اس کو ہمیشہ صرف ایک ہی تسبیح پڑھنے کا حکم دیا ہے، جو یہ ہے: **سبحان الذی زين الرجال باللحی و النساء بالزوائب** (وہ اللہ تعالی تمام عیبوں سے منزہ اور پاک ہے جس نے مردوں کو ڈاڑھی کے بالوں سے اور عورتوں کو سر کے بالوں سے زینت بخشی ہے)

الحاصل: ﴿ **خذوا زينتكم عند كل مسجد** ﴾ پرتب عمل ہوگا جب وضع قطع کوشریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے بنایا جائے اور **ذروا ظاهر الاثم و باطنه** اور **كل أمتي معافي الا المجاهرين** پر اسی وقت عمل ہوگا، جبکہ خلافِ شرع وضع قطع یعنی انگریزی کٹ وغیرہ وغیرہ سے احتراز کیا جائے۔

اس تمہید سے معلوم ہوا کہ بالوں سے متعلق شرعی احکام کا جاننا اور ان پر عمل کرنا مرد وعورت دونوں کے لئے یکساں ضروری ہے۔اسی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے یہ مختصر رسالہ بنام ''اصلی زینت'' مرتب کیا گیا ہے۔

اللہ تعالی اس توفیقِ خیر کو قبول فرمائیں اور اس کو انتہائی نافع بنائیں۔آمین ثم آمین

(حضرت مولانا مفتی) احمد ممتاز

﴿ڈاڑھی کا حکم﴾

ڈاڑھی رکھنا واجب ہے،اس کا منڈانا اور ایک مٹھی سے کم کاٹنا دونوں حرام اور گناہِ کبیرہ ہیں، بلکہ دو وجہ سے دوسرے کئی کبائر سے بڑھ کر کبیرہ گناہ ہیں۔

(۱) یہ علانیۃً اور کھلم کھلا شریعت مطہرہ کی مخالفت اور نافرمانی ہے۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے: **كل أمتي معافي الا المجاهرين** (البخاری)

''میری پوری امت لائق عفو ہے مگر علانیہ گناہ کرنیوالے لائق عفونہیں''

(۲) ڈاڑھی منڈانے اور کٹانے والا ہر وقت رات دن اور ہر حالت میں سب کے سامنے اس گناہ کا اظہار کر رہا ہے، یہاں تک کہ نماز پڑھ رہا ہے تو یہ گناہ ساتھ ہے تلاوت وذکر کر رہا ہے تو بھی ساتھ، سو رہا ہے تو بھی ساتھ، غرض چوبیس گھنٹے ہر حال میں نافرمان ہے۔

حضرۃ مفتی محمود حسن گنگوہی صاحب رحمہ اللہ تعالی تحریر فرماتے ہیں: ڈاڑھی کی حدِ شرعی ایک قبضہ ہے، امام محمد رحمہ اللہ تعالی نے کتاب الآثار میں سند کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے اور فتح القدیر اور درِ مختار وغیرہ کتبِ فقہ میں لکھا ہے کہ ایک مشت تک پہنچنے سے پہلے کاٹنا یا کاٹ کر ایک مشت سے کم کرالینا کسی کے نزدیک بھی مباح نہیں، کسی نے اس کو مباح قرار نہیں دیا، یہ اجماع کے درجے میں ہے۔ (فتاوی محمودیہ ۱/۲۶۵)

حضرۃ مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالی تحریر فرماتے ہیں: باجماع امت ڈاڑھی منڈانا حرام ہے، اسی طرح ایک قبضہ (مٹھی) سے کم ہونے کی صورت میں کتروانا بھی حرام ہے۔ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالی حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ کا اس پر اتفاق ہے۔

و يحرم على الرجل قطع لحيته الخ. و أما الأخذ منها و هي ما دون القبضة كما يفعله بعض المغاربة و مخنثة الرجال فلم يبحه أحد (فتح القدیر ، الدر المختار و غیرهما)

حرام ہے ڈاڑھی کاٹنا (یعنی منڈانا) اور اس حال میں کہ ایک مٹھی سے کم ہو، کترنا (یعنی ایک مٹھی سے کم کرنا جیسے مغرب پرست اور مَردوں میں سے ہیجڑے قسم کے لوگوں کی عادت ہے) کسی کے یہاں مباح (اور جائز) نہیں (جواہر الفقہ : ۲/۲۲۳)

ڈاڑھی منڈانے اور کٹانے کی حرمت جس طرح اجماع سے ثابت ہے، درج ذیل احادیث

سے بھی ثابت ہے:

حدیث (۱): عن ابن عمر ؓ عن النبی ﷺ قال : خالفوا المشرکین وفروا اللحی و احفوا الشوارب (البخاری ۲ / ۸۷۵)

آپ ﷺ نے فرمایا: مشرکین کی مخالفت کرو اور ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو صاف کرو۔

حدیث (۲) : عن ابن عمر ؓ قال : قال رسول الله ﷺ : انھکوا الشوارب و أعفوا اللحی (البخاری ۲ / ۸۷۵)

آپ ﷺ نے فرمایا: مونچھوں کو خوب کترواؤ اور ڈاڑھیوں کو خوب بڑھاؤ۔ ان دو حدیثوں سے دو باتیں ثابت ہوئیں: (۱) ڈاڑھی کٹانا، منڈانا اور مونچھیں بڑھانا مشرکین کا طریقہ اور عادت ہے، جس سے آپ ﷺ نے " خالفوا المشرکین " کے الفاظ سے اپنی امت کو حکم دیا کہ تم پر ان مشرکوں کی مخالفت کرنا لازم ہے۔ اور مخالفت تب ہوگی جب ہم ان کے خلاف ڈاڑھیوں کو بڑھا دیں اور مونچھوں کو کٹا دیں۔

(۲) ان روایات میں " أعفوا اللحی " اور " وفروا اللحی " دونوں امر کے صیغے ہیں، اور قاعدہ یہ ہے کہ جب تک قرینہ صارفہ نہ ہو، امر وجوب اور لزوم کے لیے ہوتا ہے۔ چونکہ یہاں کوئی قرینہ صارفہ نہیں لہٰذا یہاں یہ امر وجوب اور لزوم کے لیے ہونگے اور مطلب یہ ہوگا کہ ڈاڑھیوں کا بڑھانا اور لمبا کرنا امت کے ذمے واجب اور لازم ہے اور اس کے خلاف کرنا ناجائز اور حرام ہے۔

اشکال (۱) : ڈاڑھی بڑھانا تو انسان کے اختیار میں نہیں، کتنے لوگ ایسے ہیں جن کی ڈاڑھیاں زیادہ بڑھتی ہی نہیں اور بعض کی تو نکلتی ہی نہیں، جبکہ انسان امور اختیاریہ کا مکلّف ہے۔ تو یہ غیر اختیاری حکم کیوں دیا گیا؟

جواب : یہاں '' ڈاڑھی بڑھانے '' اور '' زیادہ کرنے '' کے حکم سے مقصود یہ ہے کہ '' ڈاڑھیوں کو کاٹو مت '' اور یہ اختیاری امر ہے۔ لہٰذا ان احادیث صحیحہ سے صراحۃً ڈاڑھی کاٹنے کی ممانعت ثابت ہوئی۔

اشکال (۲) : جب ڈاڑھی کاٹنا ممنوع ہے تو مٹھی سے زائد کاٹنے کی دلیل کیا ہے؟

جواب : حضرت عمر، حضرت ابن عمر، حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مٹھی سے زائد کا کاٹنا ثابت ہے، اور ان کا یہ عمل حدیث مرفوع کے حکم میں ہے، اس وجہ سے ایک مٹھی سے زائد کاٹنے کو مستثنیٰ کر کے جائز قرار دیا ہے۔

و کان ابن عمر ؓ اذا حج أو اعتمر قبض علی لحیته فما فضل أخذه (البخاری ۲ / ۸۷۵)

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کا یہ معمول تھا کہ جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی ڈاڑھی کو مٹھی میں پکڑ کر زائد بالوں کو کاٹ دیتے

و روی مثل ذلک عن أبی هريرة و فعل عمر برجل. و عن الحسن البصری ، أنه يؤخذ من طولها و عرضها ما لم يفحش و حملوا النهی علی منع ما كانت الأعاجم تفعله من قصها و تخفيفها (حاشية البخاری ۲ / ۸۷۵، فتح الباری بتغير ۱۰ / ۳۴۹)

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے بھی حضرت ابن عمر ؓ جیسا عمل مروی ہے۔ اور حضرت عمر ؓ نے بھی ایک شخص کے ساتھ یہی معاملہ کیا تھا۔ جلیل القدر تابعی حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی یہی منقول ہے کہ زیادہ بڑی ڈاڑھی، جس سے وحشت محسوس ہو، کو طول و عرض میں کاٹا جائے گا (گویا) ان حضرات نے کاٹنے سے منع کے حکم کا مصداق عجمیوں کا معمول ٹھہرایا ہے اور ان کا معمول یہ تھا کہ وہ بہت زیادہ (یعنی مٹھی سے کم تک) کاٹتے تھے۔

اشکال (۳) : یہ جو کہا جاتا ہے کہ '' مشرکین ڈاڑھیاں کٹاتے اور مونچھیں بڑھاتے تھے اس وجہ سے آپ ﷺ نے اس حدیث میں مشرکین کی مخالفت کا حکم دیا ہے ''، کا ثبوت کسی کتاب کے حوالے سے دیا جا سکتا ہے؟

جواب : جی ہاں، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل فرمایا ہے: کسریٰ (جو مجوسیوں یعنی آتش پرست مشرکوں کا بادشاہ تھا) کی جانب سے آپ ﷺ کی خدمت میں دو قاصد آئے، ان دونوں کی ڈاڑھیاں کٹی ہوئی اور مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں،

فکره النظر اليهما و قال : ويلكما من أمركما بهذا ؟ قال : أمرنا ربنا ، يعنيان كسری ، فقال رسول الله ﷺ : و لكن ربی أمرنی باعفاء لحيتی و قص شاربی (البداية و النهاية ۲ / ۲۶۳؛ حقانية ، پشاور)

تو آنحضرت ﷺ نے ان کی طرف نظر کرنا بھی پسند نہ کیا اور فرمایا: تمہاری ہلاکت ہو، تمہیں

یہ شکل بگاڑنے کا کس نے حکم دیا؟ وہ بولے: کہ یہ ہمارے رب یعنی شاہِ ایران کا حکم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لیکن میرے رب نے تو مجھے ڈاڑھی بڑھانے اور مونچھیں کٹانے کا حکم فرمایا ہے۔

قال الملا علی القاری رحمہ اللہ تعالی: و قص اللحیة من صنع الأعاجم، و هو الیوم شعار کثیر من المشرکین کالأفرنج، و الهنود، و من لا خلاق له فی الدین من الطائفة القلندریة (المرقاة ۲ / ۹۱)

ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: اور ڈاڑھی کاٹنا عجمیوں کا طریقہ ہے، اور وہ آج کل بہت سے مشرکوں کا شعار بن چکا ہے جیسے انگریزوں اور ہندووں کا، اور قلندری ٹولے کا، جن کا دین میں کوئی حصہ نہیں۔

﴿ریش بچہ اور اس کے دائیں بائیں بالوں کا حکم﴾

نچلے جبڑے کے سارے بال اور ریش بچہ ڈاڑھی کا حصہ ہیں، اس لیے ان کا کاٹنا اور منڈانا حرام ہے۔ البتہ اوپر کے جبڑے یعنی رخسار کے بال ڈاڑھی میں داخل نہیں لہذا ان کو صاف کرنا جائز ہے لیکن اس میں بعض لوگ جو اتنا مبالغہ کر لیتے ہیں کہ نچلے جبڑے کے کچھ بال اور ریش بچہ کے دائیں بائیں کے بال بھی کاٹ لیتے ہیں، یہ ناجائز اور حرام ہے۔

قال الحافظ العینی رحمہ اللہ تعالی: و اللحی بکسر اللام و ضمها، بالقصر و المد، جمع لحیة بالکسر فقط، و هی اسم لما نبت علی الخدین و الذقن، قاله بعضهم علی الخدین لیس بشیء، و لو قال علی العارضین لکان صواباً (عمدة القاری ۱ / ۹۱)

قال فی الهندیة: و نتف الفنیکین بدعة و هما جانبا العنفقة، و هی شعر الشفة السفلی (الهندیة ۵ / ۳۵۸)

قال العلامة ابن عابدین رحمہ اللہ تعالی: تنبیه، و نتف الفنیکین بدعة و هما جانبا العنفقة و هی شعر الشفة السفلی (الشامیة ۶/ ۴۰۷)

قال الشیخ محمد انور شاہ الکشمیری رحمہ اللہ تعالی: فان قطع الأشعار التی علی وسط الشفة السفلی، أی العنفقة، بدعة، و یقال لها "ریش بچه" (فیض الباری ۴/ ۳۸۰)

﴿حلق کے بالوں کا حکم﴾

حلق کے بال صاف کرنا خلافِ اولیٰ ہے۔

قال العلامة ابن عابدین رحمہ اللہ تعالی: و لا یحلق شعر حلقه و عن أبی یوسف رحمہ اللہ تعالی لا بأس بذلک (الشامیة ۳ / ۳۷۹)

﴿ڈاڑھی چڑھانا﴾

ڈاڑھی چڑھانا یعنی ڈاڑھی کو اندر کی طرف دبانا تاکہ وہ دیکھنے میں چھوٹی نظر آئے، جائز نہیں۔

عن رویفع ﷺ قال: قال رسول اللہ ﷺ: یا رویفع! لعل الحیوة ستطول بک بعدی، فأخبر الناس أنه من عقد لحیته ...... فان محمداً منه بریء (ابو داود ۱ / ۲)، قال فی البذل: قال الأکثرون: هو معالجتها حتی تنعقد و تتجعد (بذل المجهود ۱ / ۲۲)

"آپ ﷺ نے حضرت رویفع ﷺ سے فرمایا: شاید میرے بعد آپ کی زندگی طویل ہو، سو آپ لوگوں کو اس بات کی خبر دیں کہ جس نے اپنی ڈاڑھی کو گرہ لگایا (یعنی اوپر چڑھایا) ...... تو محمد (ﷺ) اس سے بری ہیں"

﴿ڈاڑھی کو ایسے مونڈنا کہ دوبارہ نہ اُگ سکے﴾

اگر کسی شخص نے کسی دوسرے کی ڈاڑھی ایسے طریقے سے مونڈ دی کہ اب دوبارہ نہیں اُگ سکتی تو مونڈنے والے پر کامل دیت واجب ہے۔

قال العلامة الحصکفی رحمہ اللہ تعالی: و فی النفس ... و لحیة حلقت فلم تنبت ... الدیة (الشامیة ۶/ ۵۷۵)

﴿مونچھوں کا حکم﴾

سب سے بہتر یہ ہے کہ قینچی سے خوب باریک کر دی جائیں اگر مونچھ رکھنی ہے تو بھی اوپر کے ہونٹ کا کنارہ صاف رکھنا واجب ہے، مونچھوں کو اتنا بڑھانا کہ یہ کنارہ چھپ جائے، حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے: من لم یأخذ من شاربه فلیس منا (رواہ احمد و الترمذی و النسائی، والمشکوة: ۳۸۱) و قال الترمذی: هذا حدیث صحیح (أوجز المسالک ۲/ ۲۳۰) "جس نے مونچھ نہ کاٹی وہ ہم میں سے نہیں"

اور آپ ﷺ کا ارشاد ہے: من طول شاربه عوقب بأربعة أشیاء، لا یجد شفاعتی، و

لا يشرب من حوضي، و يعذب في قبره، و يبعث الله اليه المنكر و النكير في غضب (أوجز المسالک ۶ / ۲۳۰)

''جس نے اپنی مونچھ بڑھائی ،اس کو چار قسم کی سزا دی جائے گی: (۱) میری شفاعت سے محروم ہوگا، (۲) اور میرے حوض کا پانی پینا نصیب نہ ہوگا، (۳) اور قبر کے عذاب میں مبتلا ہوگا، (۴) اور اللہ تعالیٰ منکر اور نکیر کو اس کے پاس غصے اور غضب کی حالت میں بھیجے گا''

قال المحدث السهارنفوري رحمه الله تعالى : و في اللمعات و ذهب بعضهم بظاهر قوله : احفوا الشوارب ، الى استيصاله و حلقه ، و هو قول الكوفيين و أهل الظواهر و كثير من السلف و خالفهم اخرون ، و أول الاحفاء بالأخذ حتى تبدو و هو المختار ... و قد اشتهر عن أبي حنيفة رحمه الله تعالى أنه ينبغي أن يأخذ من شاربه حتى يصير مثل الحاجب (حاشية البخاري ۲ / ۸۷۳)

مسائل : (۱) ڈاڑھی منڈانے اور ایک مٹھی سے کم کٹانے والے اور مونچھ بڑھانے والے کی اذان، اقامت اور امامت جائز نہیں۔

(۲) ڈاڑھی منڈانے اور ایک مٹھی سے کم کٹانے والے اور مونچھ بڑھانے والے حافظ کے پیچھے تراویح پڑھنا جائز نہیں۔

﴿سر کے بالوں کی جائز صورتیں﴾

سر کے بالوں کی جائز صورتیں تین ہیں:

(۱) پٹے رکھنا، پھر اس کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ کانوں کی لو تک، اس کو ''وَفْرہ'' کہتے ہیں۔

۲۔ کانوں کی لو اور کندھوں کے درمیان تک، اس کو ''لِمّہ'' کہتے ہیں۔

۳۔ کندھوں تک، اس کو ''جُمّہ'' کہتے ہیں۔

(۲) حلق یعنی پورے سر کے بال منڈوانا۔

(۳) پورے سر کے بالوں کو برابر کاٹنا۔

ان میں سب سے افضل پہلی صورت ہے، پھر دوسری صورت کا درجہ ہے اور آخری صورت کی

صرف گنجائش ہے...... ان تین صورتوں سے ہٹ کر آج کل مروج تمام صورتیں ناجائز ہیں، جیسے: فوجی کٹ، مشروم کٹ وغیرہ وغیرہ۔

﴿نومولود بچے کا سر مونڈنا﴾

نومولود بچے کا سر ساتویں دن منڈوا دیا جائے اور بالوں کے وزن کے برابر سونا یا چاندی صدقہ کر دیا جائے۔

عن علي بن أبي طالب ﷺ قال : عق رسول الله ﷺ عن الحسن بشاة و قال: يا فاطمة ! احلقي رأسه وتصدقي بزنة شعره فضة، فوزنته فكان وزنه درهماً أو بعض درهم (الترمذی ۱/ ۲۷۸)

''حضرت علی ﷺ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حسن (ﷺ) کی طرف سے عقیقہ میں ایک بکرا دیا اور فرمایا: اے فاطمہ! اس کا سر مونڈ دو اور اس کے بال کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کر دو، پس میں (فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے اس کا وزن کیا تو وہ ایک درہم یا اس کے قریب تھا''

﴿تنبیہ﴾ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ جب تک بچے کے سر کے بال صاف نہ کئے جائیں، اس وقت تک بچہ یا اس کے بال ناپاک رہتے ہیں، یہ محض بے اصل اور من گھڑت بات ہے۔

﴿عورتوں کا سر کے اوپر جوڑا باندھنا﴾

عورتوں کا بالوں کو جمع کر کے سر کے اوپر جوڑا باندھنا ناجائز ہے، حدیث میں اس پر سخت وعید آئی ہے کہ ایسی عورتوں کو جنت کی خوشبو بھی نصیب نہیں ہوگی۔ اس کے سوا دوسرے طریقے جائز ہیں بشرطیکہ کسی نامحرم کی نظر نہ پڑے اور کفار کے ساتھ مشابہت نہ ہو۔ بالوں کا سخت پردہ ہے حتی کہ بوڑھی عورت کے بال دیکھنا بھی حرام ہے۔

عن أبي هريرة ﷺ قال : قال رسول الله ﷺ : صنفانِ من أهل النار لم أرهما، قوم معهم سياط كأذناب البقر يضربون بها الناس. و نساء كاسيات عاريات، مميلات مائلات، رؤوسهن كأسنمة البخت المائلة، لا يدخلن الجنة و لا يجدن ريحها، و انّ ريحها لتوجد من مسيرة كذا و كذا (الصحيح لمسلم ۲ / ۲۰۵)

آپ ﷺ نے فرمایا: جہنمیوں کی دو قسمیں جنہیں میں نے اب تک نہیں دیکھا، (پہلی قسم) ایسی قوم ہوگی جن کے پاس بیلوں کی دموں کی مانند کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے، اور

(دوسری قسم) ایسی عورتیں ہونگی جو (لباس پہننے کے باوجود) ننگی ہونگی، دوسروں کو (اپنی طرف) مائل کریں گی، دوسروں کی طرف (خود) مائل ہونگی، ان کے سر، جھکے ہوئے بختی اونٹوں کی کوہان کی مانند ہونگے (یعنی کوہان کی مانند، سر کے اوپر بالوں کو جمع کرینگی)، (یہ دونوں قسمیں) نہ جنت میں داخل ہونگی اور نہ اس کی خوشبو پاسکیں گی، حالانکہ اس کی خوشبو تو اتنے اتنے فاصلے (یعنی پانچ سو سال کی مسافت) سے آرہی ہوگی۔

﴿چھوٹی بچیوں کی پونی بنانا﴾

چھوٹی بچیوں کے بالوں کو سر کے اوپر جمع کرکے باندھنا، جسے پونی کہتے ہیں، جائز نہیں۔

عن أبي هريرة ؓ قال : قال رسول الله ﷺ : صنفان من أهل النار لم أرهما ...... رؤوسهن كأسنمة البخت المائلة، لا يدخلن الجنة و لا يجدن ريحها، و ان ريحها لتوجد من مسيرة كذا و كذا (الصحيح لمسلم ۲ / ۲۰۵)

﴿گدی پر جوڑا باندھنا﴾

عورت کے لیے گدی پر جوڑا باندھنا جائز ہے بلکہ حالتِ نماز میں افضل ہے کیونکہ اس سے بالوں کے پردے میں سہولت ہوتی ہے۔

﴿مردوں کا جوڑا باندھنا﴾

اگر مرد کے بال بہت بڑے ہوں تو ان کو سنبھالنے کے لیے جوڑا باندھنا جائز نہیں۔

قال في الهندية : يرسل شعره من غير أن يفتله، و ان فتله فذلك مكروه (الهندية ۵/۳۵۸)

﴿عورتوں کے لیے مینڈھیاں رکھنا﴾

عورت کو بالوں کی مینڈھیاں بنانے اور نہ بنانے دونوں کا اختیار ہے، اور جتنی چاہیں مینڈھیاں بناسکتی ہیں۔ اور اگر چاہیں تو بالوں کو کھلا بھی چھوڑ سکتی ہیں لیکن بالوں کو بے ڈھنگے انداز میں نہ چھوڑے۔

قال الامام النووي رحمه الله تعالى **: قال القاضي عياض** رحمه الله تعالى **: المعروف أن نساء العرب، انما كن يتخذن القرون و الذوائب** (شرح النووي على مسلم ۱ / ۱۴۸)

عن أبي هريرة ؓ أن رسول الله ﷺ قال : من كان له شعر، فليكرمه (رواه أبو داود، المشكوة : ۳۸۲)

آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سر پر بال رکھے ہوئے ہو اس کو چاہیے کہ اپنے بالوں کو اچھی طرح رکھے۔

﴿مردوں کے لیے مینڈھیاں رکھنا﴾

مردوں کے لیے عورتوں کی طرح مینڈھیاں رکھنا جائز نہیں ہے۔

حضرۃ مولانا ظفر احمد عثمانی قدس سرہ فرماتے ہیں: مردوں کے لیے ضفائر (مینڈھیاں) اب بھی جائز ہیں مگر شرط یہ ہے کہ ایسی ہیئت پر نہ ہوں جس سے تشبہ بالنساء (عورتوں سے مشابہت) لازم آئے، یعنی عورتیں ضفائر کو پیچھے پشت پر رکھتی ہیں، مرد اس طرح نہ کریں بلکہ آگے یا شانے پر رکھیں (امداد الاحکام ۴/۳۴۲)

عن أم هانئ ؓ قالت : قدم النبي ﷺ مكة و له أربع ضفائر (الترمذي ۱ / ۲۱۰)

حضرۃ ام ہانی رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں: کہ رسول اکرم ﷺ مکہ تشریف لائے تو اس وقت آپ ﷺ کے چار گیسو گندھے ہوئے تھے۔

﴿بالوں کی مانگ نکالنا﴾

مردوں کے لیے بالوں کی مانگ نکالنا افضل ہے جبکہ نہ نکالنا بھی جائز ہے، البتہ ٹیڑھی مانگ نکالنا جائز نہیں، کیونکہ اس میں کفار اور فساق کے ساتھ مشابہت ہے۔ عورتوں کے لیے ایسی مانگ نکالنا جس میں مردوں کے ساتھ یا فساق کے ساتھ مشابہت ہو، جائز نہیں۔

و قد جاء في الحديث : أنه كان للنبي ﷺ لمة، فان أفرقت فرقها و الا تركها. و الحاصل؛ أن الصحيح المختار جواز السدل و الفرق أفضل (مرقاة المفاتيح ۸ / ۲۱۵)

المشطة الميلاء، و هي مشطة البغايا و مميلات يمشطن غيره من تلك المشطة. قلت: و قد عمت المشطة الميلاء في زماننا في الرجال و النساء جميعاً، أخذوها من النصارى، فلا حول و لا قوة الا بالله العلي العظيم (اعلاء السنن ۱۷ / ۳۷۱)

﴿ہاتھی دانت کی کنگھی استعمال کرنا﴾

بالوں کی مانگ وغیرہ نکالنے کے لیے جس طرح پلاسٹک اور لکڑی کی کنگھیاں استعمال کرنا جائز ہے، اسی طرح مردار جانوروں کی ہڈی، سینگ اور ہاتھی دانت کی کنگھیاں استعمال کرنا بھی جائز ہے۔

عن ثوبان ؓ قال : ...... فقال (أي رسول الله ﷺ) : يا ثوبان ! اشتر لفاطمة قلادة

من عصب و سوارين من عاج (رواه أحمد و أبو داود، المشكوة : ٣٨٣)

حضرة ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ثوبان! فاطمہ کے لیے عصب کا ایک ہار اور ہاتھی دانت کے دو کڑے خرید لینا۔

و قال الزهري رحمه الله تعالى : في عظام الموتى، نحو الفيل و غيره، أدركت ناساً من سلف العلماء يمتشطون بها و يدهنون فيها، لا يرون بها بأساً (الصحيح للبخاري ١/ ٣٧)

﴿مانگ میں سندور بھرنا اور بندی لگانا﴾

مانگ میں سندور اور پیشانی پر بندی غیر مسلم عورتوں کا شعار ہے، اس سے بچنا لازم ہے، ہرگز اس کو اختیار نہ کریں (فتاوی محمودیہ ۱۷/۲۹۳)

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال : قال رسول الله ﷺ : من تشبه بقوم، فهو منهم (رواه أحمد و أبو داود، المشكوة : ٣٧٥)

''حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا، اس کا شمار اسی قوم میں ہوگا''

﴿بالوں کو سنوارنا﴾

سر اور ڈاڑھی کے بالوں کو سنوارنے کو شریعت نے پسند کیا ہے، ان کو بکھرا اور الجھا ہوا چھوڑ دینا یا ان کو پراگندہ رکھنا، ناپسندیدہ فعل ہے۔

عن عطاء بن يسار رحمه الله تعالى قال: كان رسول الله ﷺ في المسجد، فدخل رجل ثائر الرأس و اللحية، فأشار اليه رسول الله ﷺ بيده كأنه يأمره باصلاح شعره و لحيته، ففعل، ثم رجع. فقال رسول الله ﷺ : أليس هذا خيراً من أن يأتي أحدكم و هو ثائر الرأس كأنه شيطان؟ (رواه مالك، المشكوة : ٣٨٤)

حضرت عطاء رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے کہ ایک ایسا شخص آیا جس کے سر کے اور ڈاڑھی کے بال پراگندہ تھے، رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف اشارہ فرمایا جیسے آپ ﷺ اس کو یہ حکم دے رہے ہوں کہ وہ اپنے سر کے بالوں اور ڈاڑھی کو سنوارے، چنانچہ اس شخص نے اپنے سر اور ڈاڑھی کے بال کو سنوارا اور پھر واپس آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ اس سے بہتر نہیں ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اس حالت میں آئے کہ اس کے سر

کے بال پراگندہ ہوں اور وہ ایسا دکھائی دے جیسے کوئی شیطان ہو؟

﴿بالوں میں خوشبو لگانا﴾

سر اور ڈاڑھی کے بالوں میں خوشبو لگانا ثابت ہے۔

عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت : كنت أطيب النبي ﷺ بأطيب ما نجد، حتى أجد وبيض الطيب في رأسه و لحيته (متفق عليه، المشكوة : ٣٨١)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں: مجھے جو بہترین خوشبو میسر آتی وہ میں نبی کریم ﷺ کو لگاتی، یہاں تک کہ اس خوشبو کی چمک مجھ کو آپ ﷺ کے سر اور ڈاڑھی میں نظر آتی''

﴿عورت کا بال چھوٹے کرانا﴾

عورت کے لیے بال چھوٹے کرانا جائز نہیں۔ چنانچہ امہات المؤمنین اور صحابیات رضی اللہ تعالی عنہن کی مینڈھیوں کی تصریح احادیث میں موجود ہے، نیز ابتدائے اسلام سے امت کا اس پر تعامل چلا آرہا ہے۔ بال چھوٹے کرانے میں نہ صرف فساق کے ساتھ بلکہ مردوں کے ساتھ بھی مشابہت ہے، اور حدیث میں ایسی عورت پر لعنت وارد ہوئی ہے جو مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتی ہیں۔

قال الامام النووي رحمه الله تعالى: قال القاضي عياض رحمه الله تعالى: المعروف أن نساء العرب، انما كن يتخذن القرون و الذوائب (شرح النووي على مسلم ١/ ١٤٨)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، عن النبي ﷺ : أنه لعن المتشبهات من النساء بالرجال و المتشبهين من الرجال بالنساء (أبو داود ٢/ ٥٦٦)

یعنی آپ ﷺ نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔

قال العلامة الحصكفي رحمه الله تعالى: قطعت شعر رأسها، أثمت و لعنت (الشامية ٦/ ٤٠٧)

''جس عورت نے سر کے بال کاٹے وہ گناہ گار اور ملعون ہے''

﴿چھوٹی بچیوں کے بال کاٹنا﴾

جو بچیاں قریب البلوغ ہوں ان کا حکم بالغ عورتوں کا ہے، لہذا نو سال کی عمر سے بچی کے

بال نہ کاٹے جائیں (ملخصاً من امداد الاحکام ۳/۳۴۱)

قال العلامة الحصكفي رحمه الله تعالى: قطعت شعر رأسها، أثمت و لعنت (الشامية ۶/۴۰۷)

"جس عورت نے سر کے بال کاٹے وہ گناہ گار اور ملعون ہے"

﴿عورت کے لیے دوسَر والے بال کاٹنا﴾

اگر عورت کے سر کے بالوں کے دوسر بن گئے ہوں، جس کی وجہ سے وہ بڑھتے نہ ہوں تو صرف ان کے سِروں کو کاٹنا تا کہ وہ بڑھ جائیں، جائز ہے۔

عن أبي سلمة بن عبدالرحمن قال : ...... و كان أزواج النبي ﷺ يأخذن من رؤسهن حتى تكون كالوفرة؛ قال الامام النووي رحمه الله تعالى : (تحت قوله : حتى تكون كالوفرة)، فيه دليل على جواز تخفيف الشعر للنساء (مسلم ۱/۱۴۸)

قال العلامة الحصكفي رحمه الله تعالى: قطعت شعر رأسها، أثمت و لعنت (الشامية ۶/۴۰۷)

جس عورت نے سر کے بال کاٹے وہ گناہ گار اور ملعون ہے۔

و في الأشباه : أحكام الأنثى ، قوله : و تمنع من حلق رأسها، أي حلق شعر رأسها ...... و الظاهر أن المراد بحلق رأسها ازالته سواء كان بحلق أو قص أو نتف أو نورة، فليحرر. و المراد بعدم الجواز، كراهة التحريم لما في مفتاح السعادة : و لو حلقت، فان فعلت ذلك تشبهاً بالرجال، فهو مكروه، لأنها ملعونة (الأشباه و النظائر)

﴿بال بڑھانے کے لیے کاٹنا﴾

اگر کسی کے بال عام حالت سے چھوٹے ہوں تو ان کو بڑھانے کے لیے بالوں کی نوکوں کو کاٹنا جائز ہے۔

عن أبي سلمة بن عبدالرحمن رحمه الله تعالى قال:...... و كان أزواج النبي ﷺ يأخذن من رؤسهن حتى تكون كالوفرة ؛ قال الامام النووي رحمه الله تعالى : (تحت قوله : حتى تكون كالوفرة)، فيه دليل على جواز تخفيف الشعر للنساء (الصحيح لمسلم ۱/۱۴۸)

قال العلامة الحصكفي رحمه الله تعالى: قطعت شعر رأسها، أثمت و لعنت (الشامية ۶/۴۰۷)

جس عورت نے سر کے بال کاٹے وہ گناہ گار اور ملعون ہے۔

و في الأشباه : أحكام الأنثى ، قوله : و تمنع من حلق رأسها، أي حلق شعر رأسها ...... و الظاهر أن المراد بحلق رأسها ازالته، سواء كان بحلق أو قص أو نتف أو نورة، فليحرر. و المراد بعدم الجواز، كراهة التحريم لما في مفتاح السعادة : و لو حلقت، فان فعلت ذلك تشبهاً بالرجال، فهو مكروه، لأنها ملعونة (الأشباه و النظائر)

﴿سامنے کے بال چھوٹے کرانا﴾

بعض خواتین اپنے سر کے سامنے سے بال چھوٹے کرا کر پیشانی پر ڈالتی ہیں، چونکہ عورتوں کے لیے بال چھوٹے کرانا ممنوع ہے، لہٰذا یہ جائز نہیں۔

قال العلامة الحصكفي رحمه الله تعالى: قطعت شعر رأسها، أثمت و لعنت (الشامية ۶/۴۰۷)

جس عورت نے سر کے بال کاٹے وہ گناہ گار اور ملعون ہے۔

﴿عورت کے لیے سر مونڈوانا﴾

عورت کے لیے اپنا سر مُنڈوانا ناجائز اور حرام ہے۔

عن علي رضی الله عنه قال : نهى رسول الله ﷺ أن تحلق المرأة رأسها (رواه النسائي ، المشكوة:۳۸۴)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اس بات سے کہ عورت اپنا سر منڈائے۔

قال العلامة الحصكفي رحمه الله تعالى: قطعت شعر رأسها، أثمت و لعنت (الشامية ۶/۴۰۷)

جس عورت نے سر کے بال کاٹے وہ گناہ گار اور ملعون ہے۔

﴿بوجہ عذر عورت کا سر مونڈوانا﴾

اگر سر میں ایسی تکلیف ہو کہ بغیر سر منڈائے وہ تکلیف دور نہ ہو تو ایسے عذر کی وجہ سے عورت کے لیے سر مُنڈوانا جائز ہے۔

المرأة اذا حلقت رأسها، ان كان لوجع أصابها، لا بأس به (خلاصة الفتاوى ۲/۳۷۷)

﴿مرد کے لیے بہت لمبے بال رکھنا﴾

مرد کے لیے اتنے لمبے بال رکھنا کہ عورتوں کے بالوں کے مشابہ ہو جائیں، ناجائز ہے۔

عن ابن الحنظلية رضی الله عنه رجل من أصحاب النبي ﷺ قال : قال النبي ﷺ : نعم الرجل

خُرَیم الأسدی، لو لا طول جمته و اسبال ازاره. فبلغ ذلک خریماً فاخذ شفرة فقطع بها جمته الی أذنیه و رفع ازاره الی أنصاف ساقیه (رواه أبو داود، المشکوة: ۳۸۴)

آپ ﷺ نے فرمایا: خریم الاسدی (رضی اللہ عنہ) اچھا آدمی ہے اگر اس کے بال بہت لمبے نہ ہوں اور اس کا تہبند لٹکتا ہوا نہ ہو، جب خریم رضی اللہ عنہ کو آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کا علم ہوا تو انہوں نے ایک استرا لے کر اپنے بالوں کو کانوں کی لو کے برابر کاٹ ڈالا اور اپنے تہبند کو آدھی پنڈلیوں تک کر لیا۔

﴿فائدہ﴾ رسول اللہ ﷺ کے سچے عاشق کی شان یہی ہوتی ہے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، عن النبی ﷺ: أنه لعن المتشبهات من النساء بالرجال و المتشبهین من الرجال بالنساء (ابوداود ۲/۵۶۶)

”آپ ﷺ نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں“

﴿گردن کے بالوں کا حکم﴾

گردن کے بال مونڈنا جائز ہے، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ فرماتے ہیں: گردن جدا عضو ہے اور سر جدا، لہذا گردن کے بال منڈانا درست ہے۔ سر کا جوڑ علیحدہ کان کی لو کے پیچھے معلوم ہوتا ہے، اس کے نیچے گردن ہے (فتاوی رشیدیہ: ص۵۹۱)

﴿مصنوعی بال (وِگ) لگانا﴾

اگر یہ بال انسان کے ہوں تو ان کا لگانا گناہ کبیرہ ہے اور اس پر حدیث میں لعنت وارد ہوئی ہے۔ اگر مصنوعی یا کسی جانور (جو نجس العین نہ ہو) کے ہوں تو جائز ہے۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ أن النبی ﷺ قال: لعن الله الواصلة و المستوصلة و الواشمة و المستوشمة (متفق علیہ، المشکوة: ۳۸۱)

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی نے لعنت فرمائی اس عورت پر جو اپنے بالوں میں کسی دوسرے کے بالوں کا جوڑ لگائے اور اس عورت پر جو کسی دوسری عورت کے بالوں میں اپنے بالوں کا جوڑ

لگائے اور جسم گودنے اور گدوانے والی پر (بھی لعنت فرمائی)

قال العلامة الحصکفی رحمه الله تعالی: و فی اختیار، و وصل الشعر بشعر الآدمی حرام، سواء کان شعرها أو شعر غیرها.

قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالی: (قوله: سواء کان شعرها الخ)، لما فیه من التزویر ...... و فی الخانیة: و لا بأس للمرأة أن تجعل فی قرونها و ذوائبها شیئا من الوبر (الشامیة ۶/۳۷۳)

﴿بالوں کی پیوندکاری﴾

سر میں انسانی بالوں (خواہ وہ اپنی گدی کے بال ہی کیوں نہ ہوں) کی پیوندکاری ناجائز ہے۔ البتہ مصنوعی یا کسی جانور (جو نجس العین نہ ہو) کے بالوں کی پیوندکاری جائز ہے۔

عن عرفجة بن سعد رضی اللہ عنہ قال: أصیب أنفی یوم الکلاب فی الجاهلیة، فاتخذت أنفاً من ورق، فانتن علی، فأمرنی رسول الله ﷺ: أن أتخذ أنفاً من ذهب (الترمذی ۱/۳۰۶)

حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ میری ناک زمانہ جاہلیت میں یوم الکلاب میں کٹ گئی تھی تو میں نے چاندی کی ناک لگوائی تھی جو بعد میں سڑ گئی، پس رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں سونے کی ناک لگوالوں۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ أن النبی ﷺ قال: لعن الله الواصلة و المستوصلة و الواشمة و المستوشمة (متفق علیہ، المشکوة: ۳۸۱)

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی نے لعنت فرمائی اس عورت پر جو اپنے بالوں میں کسی دوسرے کے بالوں کا جوڑ لگائے اور اس عورت پر جو کسی دوسری عورت کے بالوں میں اپنے بالوں کا جوڑ لگائے اور جسم گودنے اور گدوانے والی پر (بھی لعنت فرمائی)

و اذا سقط السن لا یعیدها الی مکانها و یشدها، لکن یأخذ سن شاة ذکیة و یضعها مکانها (خلاصة الفتاوی ۲/۳۷۷)

﴿مصنوعی بالوں پر مسح کا حکم﴾

اگر مصنوعی بال سر میں اس طرح پیوست ہوں کہ وہ سر سے جدا نہ ہو سکتے ہوں تو ان پر مسح درست ہے اور اگر سر سے آسانی سے جدا ہو سکتے ہوں تو ان پر مسح درست نہ ہوگا۔

قال العلامة الطحطاوی رحمہ اللہ تعالی : (فلا یصح مسح أعلی الذوائب المشدودة علی الرأس) ، التی أدیرت ملفوفة علی الرأس بحیث لو أرخاها لکانت مسترسلة، أما لو کان فلا شک فی الجواز (حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح : ٢٠)

قال العلامة الحصکفی رحمہ اللہ تعالی : و لا یمنع الطهارة ...... ما علی ظفر صباغ و لا طعام بین أسنانه أو سنه المجوف، به یفتی. و قیل : ان صلبا منع، و هو الأصح.

قال العلامة ابن عابدین رحمہ اللہ تعالی : (قوله: و هو الأصح) صرح به فی شرح المنیة، و قال: لامتناع نفوذ الماء مع عدم الضرورة و الحرج (الشامیة ١ / ١٥٤)

﴿پراندے کا استعمال﴾

عورت کا زیب وزینت کی خاطر اپنے بالوں میں پراندے کا استعمال جائز ہے، چاہے کسی بھی رنگ کا ہو۔ البتہ اس میں ایسی چیزیں لگانا جو حرکت کے وقت آپس میں ٹکرا کر بجتی ہوں، ناجائز ہے، جیسے کہ بجتا زیور استعمال کرنا ناجائز ہے۔

قال القاضی : فأما ربط الخیوط الحریر الملونة و نحوها مما لا یشبه الشعر، فلیس بمنهی عنه، لأنه لیس بوصل و لا هو فی معنی مقصود الوصل، و انما هو للتجمل و التحسین (شرح النووی علی مسلم ٢ / ٢٠٤)

﴿بالوں میں کلپ وغیرہ لگانا﴾

عورت کو اپنے بال سنبھالنے کی خاطر بالوں میں ڈوری باندھنا یا ہیئر پن، کلپ وغیرہ لگانا جائز ہے، ایسے ہی سر کے اوپر بینڈ لگانا بھی جائز ہے۔

لا بأس للنساء بتعلیق الخرز فی شعورهن من صفر أو نحاس أو شبه أو حدید و نحوها للزینة (الهندیة ٥ / ٣٥٩)

﴿بالوں پر مہندی (خضاب) لگانا﴾

مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے بالوں پر مہندی لگانا جائز ہے بشرطیکہ سیاہ نہ ہو، اور نہ اس کی تہ جمتی ہو۔

عن جابر بن عبداللہ ؓ قال : أتی بأبی قحافة یوم فتح مکة، و رأسه و لحیته

كالثغامة بياضاً، فقال رسول الله ﷺ : غيروا هذا بشيء، و اجتنبوا السواد (أبو داود ٢ / ٥٧٨)

حضرت جابر ؓ نے فرمایا: ابوقحافہ (ؓ) کو فتح مکہ کے دن لایا گیا اور ان کے سر اور ڈاڑھی کے بال گویا ثغامہ تھے، یعنی بالکل سفید تھے، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس (بالوں کی سفیدی) کو کسی چیز سے بدل ڈالو لیکن سیاہ رنگ سے پرہیز کرنا۔

قال العلامة ابن عابدين رحمہ اللہ تعالی : و مذهبنا استحباب خضاب الشيب للرجل و المرأة بصفرة و حمرة، و تحريم خضابه بالسواد على الأصح (الشامية ٦ / ٧٥٦)

﴿بالوں پر سیاہ خضاب لگانا﴾

سیاہ خضاب کا استعمال خواہ ڈاڑھی میں ہو یا سر کے بالوں میں، حرام ہے البتہ مائل بہ سیاہی (مثلاً براؤن) رنگ میں کوئی حرج نہیں۔

عن ابن عباس ؓ قال : قال رسول الله ﷺ : يكون قوم يخضبون في آخر الزمان بالسواد كحواصل الحمام، لا يريحون رائحة الجنة (أبو داود ٢ / ٥٧٨)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخر زمانہ میں کچھ لوگ آئیں گے جو کبوتروں کے پوٹوں کی طرح سیاہ رنگ کا خضاب کریں گے، یہ جنت سے اتنے دور رکھے جائیں گے کہ اس کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکیں گے۔

﴿جوان آدمی کا سفید بال چننا یا سیاہ رنگ لگانا﴾

چونکہ جوانی میں بالوں کا سفید ہوجانا عیب ہے لہذا ازالۂ عیب کے لیے جوان آدمی کا سفید بال چننا یا اس پر سیاہ رنگ لگانا جائز ہے۔

قال العلامة الحصكفي رحمہ اللہ تعالی : و لا بأس بنتف الشيب

قال العلامة ابن عابدين رحمہ اللہ تعالی : (قوله: و لا بأس بنتف الشيب)، قيده في البزازية بأن لا يكون على وجه التزين (الشامية ٥ / ٢٦١)

تنبیہ: بعض اردو فتاوی میں ایسی صورت میں سیاہ خضاب کو ناجائز لکھا ہے اور احتیاط کا تقاضا بھی یہی ہے۔ البتہ ہماری رائے گنجائش کی ہے۔

﴿بالوں پر مختلف رنگوں کا استعمال﴾

آج کل فیشن کے طور پر لوگ اپنے بالوں کو مختلف رنگوں سے رنگتے ہیں، اگرچہ فی نفسہ یہ دو شرطوں سے جائز ہے(۱) بالوں پر اس کی تہ نہ جمتی ہو (ورنہ وضو اور غسل نہ ہوگا)، (۲) سیاہ رنگ نہ ہو۔

لیکن آج کل یہ فساق اور بے دینوں کا طریقہ بن گیا ہے، اس لیے اس سے احتراز کرنا چاہیے۔

وقال عنبسة بن سعید : انما شعرک بمنزلة ثوبک، فاصبغه بأی لون شئت(عمدة القاری ۱۵/ ۹۷)

﴿مرد کے لیے ہاتھ، پاؤں اور بالوں میں مہندی لگانا﴾

مرد کے لیے ہاتھ اور پاؤں میں مہندی لگانا مکروہ ہے کیونکہ اس میں عورتوں کے ساتھ مشابہت ہے، البتہ بالوں میں جائز ہے۔

قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالى : (قوله: خضاب شعره و لحيته) لا يديه و رجليه، فانه مكروه للتشبه بالنساء(الشامية ۶ / ۴۲۲)

ایک اہم مسئلہ: (مہندی سے ہاتھوں پر ڈیزائن بنانا)

اوپر کچھ مسائل مہندی لگانے سے متعلق آئے ہیں لہٰذا اسی سے متعلق ایک اہم مسئلہ؛ خواتین کا اپنے ہاتھوں میں مہندی لگانے سے متعلق ہے، جس کی کچھ تفصیل ذیل میں ہے:

مہندی مختلف مقاصد کے لیے لگائی جاتی ہے، مثلاً :

(۱) مرد اور عورت کے ہاتھوں میں فرق ہو جائے :

اس کے لیے اتنا کافی ہے کہ عورت ناخنوں پر مہندی لگا دے، جیسا کہ حدیث میں وارد ہے :

عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت: أومت امرأة من وراء ستر بيدها كتاب الى رسول الله ﷺ، فقبض النبي ﷺ يده، فقال: ما أدرى أيد رجل أم يد امرأة، قالت: بل يد امرأة، قال: لو كنت امرأة لغيرت أظفارك، يعني بالحناء (المشكوة : ۳۸۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ ایک دن ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کیا جس میں ایک پرچہ تھا جو کسی شخص نے رسول اللہ ﷺ کو بھیجا تھا (یعنی اس عورت نے پردہ کے پیچھے سے اپنا ہاتھ نکال کر وہ پرچہ آنحضرت ﷺ کو دینا چاہا) لیکن نبی کریم ﷺ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور

فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ یہ ہاتھ مرد کا ہے یا عورت کا۔ اس عورت نے عرض کیا کہ یہ ہاتھ عورت کا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم عورت ہوتی تو اپنے ناخن کی رنگت کو مہندی کے ذریعے ضرور تبدیل کرتی۔

(۲) تزیین اور شوہر کی خوشی کے لیے:

اس مقصد کے لیے پوری ہتھیلی پر مہندی لگانا جائز بلکہ افضل اور بہتر ہے، بشرطیکہ اس کی بو سے شوہر کو تکلیف نہ ہو۔ البتہ اس نقش و نگار اور ڈیزائن میں کسی جاندار کی تصویر اور شبیہ بنانا حرام ہے اور حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کی حرمت اور ممانعت کی تصریح فرمائی ہے۔

اگر جاندار کی تصویر نہیں تو بھی اس بے حیائی اور فساد کے دور میں نقش و نگار اور ڈیزائن کی وہ جملہ صورتیں، جو فاسق، فاجر اور آزاد منش عورتوں میں رائج ہیں، سے احتراز لازم ہونا چاہیے۔ اور شوہر کی خوشی کے لیے بھی زیب و زینت کی ایسی صورت اختیار نہ کرنی چاہیے جو دوسرے محرم مردوں کے لیے فتنہ میں واقع ہونے کو ذریعہ ہو، کیونکہ حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے جوان ساس و داماد کو اور رضاعی بہن، بھائی کو خلوت اور تنہائی میں رہنے سے منع فرمایا ہے حالانکہ یہ آپس میں محرم ہیں۔ اور فاسقہ، فاجرہ عورت سے شریف اور نیک عورت کو سترِ عورت کا حکم دیا ہے کہ نہ اس کے سامنے کلائی کھولے، نہ پنڈلی اور نہ بال وغیرہ وغیرہ حالانکہ ان حصوں کا عورت سے پردہ نہیں۔

عن كريمة بنت همام أن امرأة سألت عائشة رضي الله تعالى عنها عن خضاب الحناء، فقالت: لا بأس به ولكن أكرهه، كان حبيبي ﷺ يكره ريحه (المشكوة : ۳۸۳)

کریمہ بنت ہمام سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے (ایک مرتبہ) مہندی کا خضاب کرنے کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے فرمایا اگرچہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن میں اس کو اچھا نہیں سمجھتی کیونکہ میرے محبوب ﷺ اس کی بو کو پسند نہیں فرماتے تھے۔

قال المحقق ابن الهمام رحمه الله تعالى : و على هذا له أن يمنعها من التزيين بما يتأذى بريحه، كان يتأذى برائحة الحناء المحضر و نحوه (فتح القدير ۳ / ۳۰۴)

علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اسی طرح خاوند اپنی بیوی کو ایسی زینت سے بھی منع کر سکتا ہے جس کی بو سے اس کو تکلیف ہو، جیسے تازہ مہندی وغیرہ سے اس کو تکلیف ہوتی ہو۔

قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى : (قوله: و الخلوة المحرمة مباحة الا الأخت رضاعاً، و الصهرة الشابة

) قال فی القنیة: و فی استحسان القاضی الصدر الشهید: و ینبغی للأخ من الرضاع أن لا یخلو بأخته من الرضاع، لأن الغالب هناک الوقوع فی الجماع اهـ. و أفاد العلامة البیری رحمہ اللہ تعالی: أن ینبغی معناه الوجوب هنا، و الصهرة الشابة فی القنیة، ماتت عن زوج و أم فلهما أن یسکنا فی دار واحدة اذا لم یخافا الفتنة، و ان کانت الصهرة شابة فللجیران أن یمنعوها منه اذا خافوا علیهما الفتنة (الشامیة ۹/۵۳۰)

علامہ ابن عابدین رحمہ اللہ تعالی الدر المختار کی اس عبارت کہ (خلوت اور تنہائی اپنی محرمہ عورت کے ساتھ مباح ہے سوائے رضاعی بہن اور نوجوان ساس کے) کے تحت لکھتے ہیں، صاحب قنیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی عورت مر جائے اور خاوند اور ماں رہ جائیں تو دونوں ایک گھر میں اکٹھے رہ سکتے ہیں بشرطیکہ ان فتنہ کا خوف نہ ہو اور اگر ساس نوجوان ہو اور پڑوسیوں کو فتنہ کا خوف ہو تو ساس کو اپنے داماد کے ساتھ رہنے سے روکیں۔ اور فرمایا کہ رضاعی بھائی کو چاہیے کہ اپنی رضاعی بہن کے ساتھ خلوت اور تنہائی اختیار نہ کرے کیونکہ ایسے مقام میں عموماً زنا کا خطرہ ہوتا ہے۔ علامہ بیری رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ "ینبغی" بمعنی "یجب" ہے (یعنی تنہائی سے بچنا واجب ہے)"

عن ابن عمر ﷺ قال: قال رسول اللہ ﷺ: من تشبه بقوم فهو منهم (رواہ أحمد و أبو داود، المشکوة: ۳۷۵)

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا، اس کا شمار اسی قوم میں ہوگا۔

قال العلامة ابن عابدین رحمہ اللہ تعالی: (قوله: و الذمیة کالرجل الأجنبی فی الأصح، فلا تنظر الی بدن المسلمة) و لا ینبغی للمرأة الصالحة أن تنظر الیها المرأة الفاجرة لأنها تصفها عند الرجال، فلا تضع جلبابها و لا خمارها (الشامیة ۹/۵۳۴)

"علامہ ابن عابدین رحمہ اللہ تعالی اس عبارت (کہ اصح قول کے مطابق ذمی عورت اجنبی آدمی کے حکم میں ہے، لہٰذا وہ مسلمان عورت کے جسم کو نہ دیکھے) کے تحت فرماتے ہیں کہ نیک عورت کو چاہیے کہ فاسقہ، فاجرہ عورت اس کو نہ دیکھے کیونکہ پھر وہ مردوں میں اس کا تذکرہ کرے گی اور اس کے محاسن بیان کرے گی لہٰذا اس کے سامنے اپنی بڑی چادر اور دوپٹہ نہ اتارے"

و فی المحیط البرهانی: فی المنتقی روی الحسن عن أبی حنیفة رحمہ اللہ تعالی أنه قال: لا بأس بأن تخضب المرأة یدها و رجلها تتزین بذلک لزوجها ما لم یکن خضاباً فیه تماثیل، و لا بأس بالخضاب للجاریة الصغیرة و الکبیرة؛ کذا فی خلاصة الفتاوی (المحیط البرهانی ۶/۱۲۲)

حسن بن زیاد رحمہ اللہ تعالی نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی سے روایت کی ہے کہ امام صاحب رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا: عورت اگر شوہر کی خاطر زینت کے لیے ہاتھ، پاؤں پر مہندی لگائے تو کوئی حرج نہیں جب تک ایسے نقش ونگار نہ ہو جس میں تصویر ہو اور اسی طرح کوئی حرج نہیں خضاب لگانے میں خواہ بچی ہو یا عورت

قال العلامة ابن عابدین رحمہ اللہ تعالی: له منعها من الحمام الا النفساء، و ان جاز بلا تزین و کشف عورة أحد. قال الباقانی رحمہ اللہ تعالی: و علیه فلا خلاف فی منعهن للعلم بکشف بعضهن و کذا فی الشرنبلالیة معزیاً للکمال اهـ.

ولیس عدم التزین خاصاً بالحمام لما قاله الکمال. و حیث أبحنا لها الخروج فبشرط عدم الزینة فی الکل و تغییر الهیئة الی ما لا یکون داعیة الی نظر الرجال و استمالتهم (الشامیة ۳/۱۳۶)

علامہ شامی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ خاوند کے لیے بیوی کو حمام میں جانے سے منع کرنا جائز ہے سوائے نفاس والیوں کے اگرچہ بلا زیب و زینت اور ایسے حمام میں جہاں آپس میں عورتیں پردے کا لحاظ رکھتی ہوں جائز ہے کہ آج کل ان کو روکنے میں کوئی اختلاف نہیں کیونکہ یہ معلوم ہے کہ عورتیں آپس میں پردے کا لحاظ نہیں رکھیں گی۔ اور اسی طرح فتح القدیر کے حوالے سے شرنبلالیہ میں موجود ہے۔

اور ترکِ زیب و زینت کچھ حمام کے ساتھ خاص نہیں جیسا کہ صاحبِ فتح القدیر نے دلیل سے ثابت کیا ہے (کہ یہ ترک مطلق خروج کے لیے ہے)۔ اور یہ جو ہم نے خواتین کے لیے ضرورت کے وقت گھروں سے نکلنے کی اجازت دی ہے وہ اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ زیب و زینت کی تمام صورتوں کو ترک کردے اور ظاہری حالت ایسی بنادے جو مردوں کے لیے جاذبِ نظر نہ ہو اور میلان کا سبب نہ ہو۔

﴿بالوں میں تیل لگانا﴾

سر اور ڈاڑھی کے بالوں میں تیل لگانا مسنون ہے، آنحضرت ﷺ بالوں میں کثرت سے تیل لگاتے تھے۔

عن أنس ﷺ قال: کان رسول اللہ ﷺ یکثر دهن رأسه و تسریح لحیته و یکثر القناع کأن ثوبه ثوب زیات (المشکوة: ۳۸۱)

حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ اپنے سر مبارک پر کثرت سے تیل استعمال

فرماتے تھے، اور کثرت سے ڈاڑھی میں کنگھی کرتے تھے، اور اکثر سر مبارک پر ایک کپڑا رکھتے تھے جو ایسا نظر آتا جیسے تیلی کا کپڑا ہو۔

﴿عورت کے لیے چہرے کے بال صاف کرنا﴾

عورت کے لیے چہرے کے بال صاف کرنا جائز ہے اور اگر ڈاڑھی یا مونچھ کے بال نکل آئیں تو ان کا ازالہ مستحب ہے۔

قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى: (قوله: والنامصة الخ) ...... **و لعله محمول على ما اذا فعلته لتزين للأجانب، و الا فلو كان في وجهها شعر ينفر زوجها عنها بسببه، ففي تحريم ازالته بعد، لأن الزينة للنساء مطلوبة للتحسين، الا أن يحمل على ما لا ضرورة اليه لما في نتفه بالمنماص من الايذاء.**

و في تبيين المحارم : ازالة الشعر من الوجه حرام الا اذا نبت للمرأة لحية أو شوارب، فلا تحرم ازالته، بل تستحب. و في التاتارخانية عن المضمرات : و لا بأس بأخذ الحاجبين و شعر وجهه ما لم يشبه المخنث، و مثله في المجتبى، تأمل (الشامية ٥ / ٢٣٩)

﴿عورت کا چہرے پر بلیچ کریم لگانا﴾

عورت کا اپنے چہرے کے بال چھپانے کے لیے بلیچ کریم استعمال کرنا، جس سے بالوں کا رنگ چہرے کے رنگ کی مانند ہو جاتا ہے، جائز ہے (بشرطیکہ اس کی تہ نہ جمے، ورنہ وضو اور غسل نہ ہوگا)

قال الملا علی القاری رحمه الله تعالى: **و انما نهي عن النتف** (أي نتف اللحية) **دون الخضب، لأن فيه تغيير الخلقة من أصلها بخلاف الخضب، فانه لا يغير الخلقة على الناظر اليه** (مرقاة المفاتيح ٨ / ٢٣٦)

﴿عورت کے لیے اَبرو (بھنویں) بنانا﴾

عورت کے لیے اَبرو کے اطراف سے بال اکھاڑ کر باریک دھاری بنانا جائز نہیں، اس پر حدیث میں لعنت وارد ہوئی ہے۔ اور اگر اَبرو بہت زیادہ پھیلے ہوئے ہوں تو ان کو درست کر کے

عام حالت حقیقت کے مطابق کرنا (ازالۂ عیب کے لیے) جائز ہے۔

عن عبدالله رضی الله عنه **قال: لعن الله الواشمات و المستوشمات والنامصات والمتنمصات الخ** (الصحيح لمسلم ٢ / ٢٠٥)

قال أبو داود: تفسير الواصلة ...... و النامصة التي تنقش الحاجب حتى ترقه و المتنمصة المعمول بها (أبو داود ٢ / ٥٧٣)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی (جسم) گودنے والی اور گدوانے والی عورتوں پر اور بال نوچنے والی (یعنی بھویں باریک کرنے والی) اور نوچوانے والی عورتوں (یعنی بھویں باریک کروانے والی) پر بھی (لعنت فرمائی)......

﴿ابروؤں کے درمیان بالوں کا حکم﴾

حضرۃ مفتی محمود حسن گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: دونوں ابروؤں کے درمیان بال منڈانا یا کتروانا بغرض حصولِ زینت جائز نہیں" (فتاویٰ محمودیہ ۵/۱۸۱)

﴿مصنوعی پلکوں کا حکم﴾

اگر اصلی پلکوں میں کوئی عیب ہو (مثلاً کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے پلکیں جھڑ گئی ہوں) تو اس عیب کو چھپانے کے واسطے مصنوعی پلکوں کا استعمال جائز ہے بشرطیکہ انسانی بالوں کی نہ ہوں۔

البتہ زیب و زینت کے لیے (جیسے کہ آج کل فیشن چل پڑا ہے) جائز نہیں۔

عن ابن عمر رضی الله عنه أن النبي ﷺ قال : لعن الله الواصلة و المستوصلة، الخ (المشكوة: ٣٨١)

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی اس عورت پر جو اپنے بالوں میں کسی دوسرے کے بالوں کا جوڑ لگائے اور جو عورت کسی دوسری عورت کے بالوں میں اپنے بالوں کا جوڑ لگائے......

﴿مصنوعی ناخن کا حکم﴾

مصنوعی ناخن کا استعمال جائز نہیں، کیونکہ اس میں گناہ کا اظہار ہے اور فساق و فجار کے ساتھ مشابہت بھی ہے۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال : قال رسول الله ﷺ : من تشبه بقوم فهو منهم (رواه احمد و ابو داود، المشكوة : ۳۷۵)

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا، اس کا شمار اسی قوم میں ہوگا۔

﴿دانتوں کو گھسانا اور جسم کو گدوانا﴾

دانتوں کو گھسا کر تیز اور باریک کرنا اور جسم گدوانا دونوں ممنوع اور ناجائز ہیں۔

ان رسول الله ﷺ نهى عن الوشر والوشم (نسائی : ۲/۲۸۱)

آپ ﷺ نے دانتوں کو گھسا کر تیز اور باریک کرنے سے اور جسم گدوانے سے منع فرمایا ہے۔

الوشر : هو تحديد الأسنان وترقيق أطرافها.

الوشم : أن تغرز الجلد بابرة ثم يحشى بكحل أونيل فيرزق اثرأويخضر.

﴿عورت کے ٹوٹے ہوئے بال اور ناخن دیکھنے کا حکم﴾

اجنبی مرد کے لیے عورت کے ٹوٹے ہوئے بالوں اور ناخنوں کو دیکھنا جائز نہیں، حتی کہ فوت شدہ عورت کے بال دیکھنا بھی جائز نہیں، لہٰذا ان کو ایسی جگہ ڈالنا یا دفنانا چاہیے، جہاں کسی اجنبی کی نظر نہ پڑے۔

قال العلامة الحصكفي رحمه الله تعالى : و كل عضو لا يجوز النظر اليه قبل الانفصال، لا يجوز بعده و لا بعد الموت ، كشعر عانة و شعر رأسها (الشامية ۲ / ۳۷۱)

﴿زیر ناف بال صاف کرنے کی حدود﴾

عانہ کی حد مثانہ سے نیچے پیڑو کی ہڈی سے شروع ہوتی ہے (یعنی اگر آدمی اکڑوں بیٹھے تو ناف سے تھوڑا نیچے، جہاں پیٹ میں بل پڑتا ہے، وہاں سے بال صاف کرنا شروع کرے) پیڑو کی ہڈی کی ابتداء سے لے کر شرمگاہ، اس کے اردگرد، اس کی محاذات میں رانوں کا وہ حصہ جس کے تلوث کا خطرہ ہے اور دبر (پیچھے والی شرمگاہ پر اگر بال ہوں تو وہاں) کے بال صاف کرنا واجب ہے۔

قال العلامة الطحطاوي رحمه الله تعالى : العانة هي الشعر الذي فوق الذكر وحواليه وحوالي فرجها (حاشية الطحطاوي: ۵۲۷)

قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى تحت قوله (فصل في الاحرام) : ...... و العانة؛

الشعر قريب من فرج الرجل و المرأة، و مثلها شعر الدبر، بل هو أولى بالازالة لئلا يتعلق به شيء من الخارج عند الاستنجاء بالحجر (الشامية ۲ / ۴۸۱)

﴿زیر ناف بال صاف کرنے کے لیے پاؤڈر کا استعمال﴾

مردوں کے لیے زیر ناف بال استرا وغیرہ سے صاف کرنا اور عورتوں کے لیے اکھاڑنا مستحب ہے، اگرچہ عورتوں کے لیے استرا کا استعمال بھی درست ہے لیکن بہتر نہیں۔ پاؤڈر، کریم اور لوشن وغیرہ کا استعمال بھی دونوں کے لیے جائز ہے۔

قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى : (قوله: و يستحب حلق عانته) قال في الهندية: و يبتدئ من تحت السرة، ولو عالج بالنورة يجوز، كذا في الغرائب. و في الأشباه: و السنة في عانة المرأة النتف (الشامية ۶ / ۴۰۶)

﴿زیر ناف بال صاف کرنے سے عاجز کا حکم﴾

اگر پاؤڈر خود لگانے پر قادر ہو تو پاؤڈر سے صفائی کرے ورنہ دوسرا شخص ہاتھ پر دستانہ پہن کر اس طرح صفائی کرے کہ اس مقام پر نظر ڈالنے سے حتی الامکان احتراز کرے۔

قال في الهندية: لا بأس بأن يتولى صاحب الحمام عورة انسان بيده عند التنوير اذا كان يغض بصره؛ و قال الفقيه أبو الليث : هذا في حالة الضرورة، لا في غيرها (الهندية ۵ / ۳۲۷)

﴿زیر بغل بالوں کا حکم﴾

مرد اور عورت کے لیے زیر بغل بالوں کو نوچنا افضل ہے۔ البتہ استرا وغیرہ سے مونڈنا بھی جائز ہے۔ پاؤڈر، کریم اور لوشن کا استعمال بلا کراہت جائز ہے۔

قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى : ...... بنحو ازالة الشعر من ابطيه، و يجوز فيه الحلق و النتف أولى (الشامية ۲ / ۴۰۶، ۴۰۷)

﴿سینہ و پشت کے بال صاف کرنا﴾

سینہ اور پشت کے بال بنانا جائز ہے، مگر خلافِ ادب اور غیر اولیٰ ہے۔

قال في الهندية: و في حلق شعر الصدر و الظهر ترک الأدب، كذا في القنية (الهندية ۵/۳۵۸)

﴿ٹانگوں اور بازوؤں کے بال صاف کرنا﴾

فتاویٰ محمودیہ (۳۸۵/۱۵) میں ہے: مرد اور عورت کے لیے اپنے ٹانگوں کے بال ٹخنوں تک منڈوانا بہتر نہیں، مگر حرام بھی نہیں۔

بازوؤں کے بال صاف کرنے کا بھی یہی حکم ہے۔

﴿ناک کے بالوں کا حکم﴾

ناک کے بال اکھیڑنا نہیں چاہیے، بلکہ قینچی سے کتروانا چاہیے۔

قال فی الھندیة: و لا ینتف أنفه، لأن ذلک یورث الأکلة (الھندیة ۵/۳۵۸)

﴿چالیس دن میں بال اور ناخن کاٹنا واجب ہے﴾

ہفتہ میں ایک مرتبہ موئے زیرِ ناف، موئے بغل، مونچھیں، ناخن وغیرہ دور کر کے نہا دھو کر صاف ستھرا ہونا افضل ہے۔ سب سے بہتر جمعہ کا دن ہے کہ قبل نمازِ جمعہ فراغت کر کے نماز کو جائے۔ ہر ہفتہ نہ ہو تو پندرہویں دن سہی، البتہ چالیس دن سے زیادہ تاخیر کرنا جائز نہیں۔ اگر چالیس دن گزر گئے اور امور مذکورہ سے صفائی حاصل نہ کی تو گناہ ہوگا۔

عن أنس رضی اللہ عنہ قال: وقت لنا فی قص الشارب و تقلیم الأظفار و نتف الابط و حلق العانة، أن لا نترک أکثر من اربعین لیلة (رواہ مسلم، المشکوٰۃ: ۳۸۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مونچھیں ترشوانے، ناخن کٹوانے، بغل کے بال صاف کرانے اور زیرِ ناف بال مونڈنے کے بارے میں ہمارے لیے جو مدت متعین کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ ہم ان کو چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں۔

﴿عشرہ ذی الحجہ میں بال اور ناخن کاٹنا﴾

جس شخص کا قربانی کا ارادہ ہو تو اس کے لیے ذی الحجہ کے پہلے عشرہ میں اپنے جسم کے بال اور ناخن نہ کاٹنا مستحب ہے، بشرطیکہ انہیں کاٹے ہوئے چالیس دن نہ گزرے ہوں، ورنہ کاٹنا واجب ہے۔

عن أم سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت: قال رسول اللہ ﷺ: اذا دخل العشر و أراد بعضکم أن یضحی، فلا یمس من شعرہ و بشرہ شیئاً. و فی روایة: فلا یأخذن شعراً و لا یقلمن ظفراً (رواہ مسلم، المشکوٰۃ: ۱۲۷)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عشرہ ذی الحجہ شروع ہو جائے اور تم میں سے کسی کا قربانی کا ارادہ ہو تو وہ اپنے بال نہ کاٹے۔ اور ایک روایت میں ہے: اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔

قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ: ...... فھذا محمول علی الندب دون الوجوب بالاجماع ...... و نهایته ما دون الأربعین فلا یباح فوقها (الشامیة ۲/۱۸۱)

﴿کٹے ہوئے بالوں اور ناخنوں کو دفنانا﴾

کٹے ہوئے بال اور ناخن دفن کرنا بہتر ہے (بسہولت ہو سکے تو کر دے) ورنہ بتکلف اہتمام کرنا غلو ہے۔ مگر نجس اور گندی جگہ نہ ڈالے کہ اس سے بیماری پھیلنے کا اندیشہ ہے۔

قال فی الهندیة: فاذا قلم أظفاره أو جز شعره، ینبغی أن یدفن ذلک الظفر و الشعر المجزوز. و ان رمی به فلا بأس، و ان ألقاه فی الکنیف أو فی المغتسل یکره ذلک، لأن ذلک یورث داء، کذا فی فتاوی قاضی خان (الهندیة ۵/۳۵۸)

﴿حالتِ جنابت میں بال اور ناخن کاٹنا﴾

حالتِ جنابت میں جسم کے کسی بھی حصے کے بال کاٹنا اور ناخن کتروانا مکروہ ہے۔

قال فی الهندیة: حلق الشعر فی حالة الجنابة مکروہ و کذا قص الأظافیر، کذا فی الغرائب (الهندیة ۵/۳۵۸)

﴿خنزیر کے بالوں سے بنا ہوا برش استعمال کرنا﴾

خنزیر کے جسم کے تمام اجزاء ناپاک ہیں، لہٰذا خنزیر کے بالوں سے بنے ہوئے برش کا استعمال ناجائز ہے۔

قال العلامة الحصکفی رحمه الله تعالیٰ: کل اهاب دبغ ...... طهر ...... خلا جلد خنزیر، فلا یطهر.

قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ: (قوله: فلا یطهر) أی لأنه نجس العین، بمعنی أن ذاته بجمیع أجزائه نجسة حیاً و میتاً (الشامیة ۱/۲۰۴)

﴿میت کے بال اور ناخن کاٹنا﴾

میت کے جسم کے کسی بھی حصے کے بال اور ناخن کاٹنا جائز نہیں، نیز بالوں میں کنگھی کرنا بھی جائز نہیں، کیونکہ یہ باتیں زینت میں سے ہیں اور اب اس کی ضرورت نہیں۔

اگر کسی نے میت کے بال کاٹ دیئے تو ان کو کفن میں ہی رکھ کر دفنا دیا جائے۔

قال العلامة الحصكفي رحمه الله تعالى: و لا يسرح شعره أي يكره تحريماً و لا يقص ظفره الا المكسور و لا شعره

قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى: (قوله: و يكره تحريماً)، لما في القنية: من أن التزيين بعد موتها و الامتشاط و قطع الشعر لا يجوز، نهر. فلو قطع ظفره أو شعره، أدرج معه في الكفن، قهستاني عن العتابي (الشامية ۲/۱۹۸)

﴿انسانی بال کی خرید وفروخت﴾

انسانی بالوں کی خرید وفروخت جائز نہیں۔

قال العلامة الحصكفي رحمه الله تعالى: بطل بيع صبي لا يعقل ...... و شعر الانسان لكرامة الأدمي و لو كافراً (الشامية ۵/۵۸)

﴿ڈاڑھی کی فریاد﴾

ہر روز بس اک قتل نیا میرے لیے ہے
کس جرم کی آخر یہ سزا میرے لیے ہے

گو رہتی تھی عزت سے میں چہرے پہ نبی کے
امت کا مگر جور و جفا میرے لیے ہے

آلام و مصائب سے گذرتی ہوں میں کیا کیا
کیا کیا اے خدا کرب و بلا میرے لیے ہے

عملاً نہیں کرتے ہیں مجھے چہرے پہ برداشت
گو لب پہ بہت مدح وثنا میرے لیے ہے

دنیا میں ہر اک چیز کو ہے زندگی کا حق
افسوس! فقط ایک فنا میرے لیے ہے

ہر شیو سے ہستی میری مٹ جاتی ہے یکسر
ہر روز بس اک قتل نیا میرے لیے ہے

از

شیخ الحدیث حضرۃ مولانا منصور ناصر صاحب زید مجدہم

خلیفہ مجاز: عارف باللہ حضرۃ مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب زید مجدہم